رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
گروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی

جو ہوگا ایکدن محبوب میرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِیَ

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

نور

ایڈیٹر و پروپرائٹر قاسم علی

جلد ۴ | یوم پنجشنبہ مورخہ یکم نومبر ۱۹۱۷ء | نمبر ۴۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح کو شملہ سے واپس تشریف لانے کے بعد کسی قدر کھانسی کی شکایت ہے۔ اور یوں صحت اچھی ہے فالحمد للہ (پ) حضور گذشتہ دس روز سے سلسلہ احمدیہ کی بہتری و بہبودی کے لئے اہم امور میں مشغول ہیں اللہ تعالےٰ بابرکت کرے۔

۲۔ حضرت ام المومنین اور صاحبزادگان والاتبار اغنی جناب مرزا بشیر احمد و جناب مرزا شریف احمد صاحب بخیر و عافیت ہیں۔

۳۔ حضرت نواب صاحب مع اہل و عیال مالیر کوٹلہ تشریف فرما ہیں۔

۴۔ بارش اس جمعہ کو ۲۴ گھنٹے تک ہوتی رہی جس سے زور کا سیلاب آیا بعض مہاجرین کے مکانات کو سخت صدمہ پہنچا۔

۵۔ قادیان میں ملیریا فیور سے علی العموم بہ نسبت پہلے سال کے بہت آرام ہے۔

۶۔ سفارت قدیم جدہ میں قرآن فی رمضان چھپتا ہی اسکی عام اشاعت کے لئے احباب خریدار بڑھانے میں سعی کریں

لنڈن میں تبلیغ اسلام

تبلیغ کے مشکلات

لنڈن میں تبلیغ کے کام کے واسطے جو مشکلات پیش آسکتے ہیں۔ ان کے علاوہ ان دنوں تو یہاں کی رہائش ہی کئی ایک آزمائشوں کے نیچے ہے آبدوز جہازوں نے درآمد اشیاء کو بہت صدمہ پہنچایا ہے اور اسکا لازمی نتیجہ ہے کہ سب اشیاء گراں قیمت ہو رہی ہیں بعض چیزوں کی قیمت تگنی چوگنی ہوگئی ہے اور بعض کا کسی قیمت پر بھی ملنا مشکل ہو جاتا ہے مگر شاباش ہے اہل لنڈن کو کہ کوئی گھبراہٹ نہیں کوئی بیچینی نہیں سب بدستور اپنے کاروبار میں مصروف ہیں اور ہر ایک مرد و زن عزم بالجزم رکھتا ہے کہ جرمن کو فتح کر کے چھوڑینگے اور جب صلح ہوگی تو ایسی صلح ہوگی جو برطانیہ کے نام کو اور اسکی عزت کو پہلے سے زیادہ درخشندہ کرنے والی ہو (خدا کرے ایسا ہی ہو) گرانی اجناس کے علاوہ ہوائی جہازوں کے حملے ہیں۔ جو خاص شہر لندن پر کئے جاتے ہیں اور بے تعلق معصوم بچوں اور بے گناہ عورتوں پر بم گرائے جاتے ہیں۔ کیا حال ہو سکتا ہے۔ اس شخص کا جس کے سر کے اوپر دشمن کے ایروپلین چیلوں کی طرح منڈلا رہے ہوں۔ اسوقت جبکہ وہ کوئی تبلیغی خط لکھ رہا ہو۔ یا لیکچر کے واسطے نوٹ لکھ رہا ہو۔ اچانک ارد گرد سے دھماکے کی آوازیں آنے لگیں۔ اور گھر کی خادمہ گھبرائی ہوئی پکارے۔ کہ صاحب اوپر آؤ۔ نیچے تو خاک کو چلو۔ اوپر کی چھت پر خطرہ زیادہ ہے (یہاں ہر ایک مکان میں ایک منزل زیر زمین ہوتی ہے اور عموماً بالعہ چنانچہ اسی میں ہوتا ہے) خدا کا شکر ہے۔ کہ میری طبیعت کسی موقعہ پر بھی نہیں گھبرائی۔ میں سوچتا ہوں کہ اگر اللہ تعالےٰ ہم سے کچھ کام لینا چاہتا ہے تو اس مشت خاک کو جیا اسنے سمندر کے خطرات سے بچایا۔ یہاں ہوائی خطرات سے بھی محفوظ رکھ سکتا ہے۔ خاک و آب و باد سب اسکے حکم کے تابع ہیں۔ میں کمزور ہوں۔ عاجز ہوں گنہگار ہوں

مطبع ضیاء الاسلام میں باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ایم قاسم علی کمپلیر چھپکر شائع ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ سراسر خطاوار ہوں۔ مگر یہ اسکا رحم اسکا کرم اسکا حلم اسکی پردہ پوشی۔ اسکی بخشش اسکی غریب نوازی اپنے بندے کے حال پر ہے۔ جو میں بچلایا گیا اور اس خدمت پر لگایا۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی سے سب توفیق وہو ارحم الراحمین والغفور الرحیم۔

طریق تبلیغ

باوجود ان مشکلات کے اور پہر مالی مشکلات کے کچھہ نہ کچھہ کام ہوتہی رہا ہے لیکچر ہوتے ہیں مباحثات کئے جاتے ہیں رسالے اور کتابیں مفت تقسیم ہوتی ہیں جو سامنے آیا ہر حیلے اور بہانے سے تبلیغ کی جاتی ہے۔ اسلام کا روشن چہرہ لوگوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ تثلیث کی تاریکی سے ڈرایا جاتا ہے۔ کبھی لوگوں کو اپنے مکان پر بلایا جاتا ہے گاہے خود ان کے مکان پر جاتے ہیں بلک لیکچروں کے آخر میں کچھہ دل لینے کا کہیں موقعہ ملجاتا ہے۔ کسی وقت کسی گروہ میں ہی کچھ سلسلہ گفتگو شروع ہوجاتا ہے شام کے وقت کسی شاہی سیرگاہ میں جا بیٹھے تو قریب بیٹھنے والے کسی منٹلمین یا لیڈی سے ملنے درخت کے درخت پر ہی گفتگو شروع ہوگئی۔ اس درخت کا نام کیا ہے یہ ہندوستان میں ہی ہوتا ہے۔ یہ تو عام درخت ہے کوئی ملک بھی اس سے خالی نہ ہوگا۔ سوائے عرب کے جو داد غیر ذی زرع ہے کہ ہر ملک کا میوہ مطابق فرمان الٰہی کے وہاں پہنچایا جاتا ہے۔ یہ اسواسطے ہوا کہ ہر زمانہ کے لوگ قیامت تک نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت تازہ بتازہ پالیتے چلے جائیں۔ کون تیرہ سو سال قبل یہ کہہ سکتا تھا کہ اس شہر کو ہمیشہ یہ نعمت باوجود یہاں نہ ہونے کے ملتی رہے گی۔ ماں خدا ہی کو یہ علم غیب ہے اور یہ خدا کی ہستی اور محمد کی صداقت کا ایک عظیم الشان ثبوت ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) الخ۔ غرض اسی طرح ہر بات سے تبلیغ کے لئے راہ نکال لیجاتی ہے۔ مگر ہدایت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اور سب دل اسی کے اختیار میں ہیں۔ ہفتہ میں کم از کم ایک آدمی تو ہدایت پا ہی جاتا ہے اور بعض ہفتوں میں زائد۔ اسکی ہفتہ وار رپورٹ ہندوستان کے معزز اور ممتاز اخباروں میں چھپتی رہتی ہے اسجگہ تفصیل کی ضرورت نہیں۔

ایک مفید ذریعہ تبلیغ

یہ سب تبلیغ کے طریقے ہیں جن کا اوپر ذکر ہوا۔ اور ان کے علاوہ اور بھی ہیں مگر سب سے زیادہ مفید ذریعہ جو میرے تجربہ میں آیا ہے وہ یہ ہے کہ صداقت اسلام پر چھوٹے چھوٹے رسالے لکھے جائیں اور عمدہ کاغذ پر نہایت خوشخط چھپوا کر بذریعہ ڈاک معززین کو پہنچائے جائیں اور مناسب موقعہ پر تقسیم کئے جائیں اس سے سلسلہ خط وکتابت اور ملاقات شروع ہوکر نیک نتائج پیدا ہوتے ہیں مگر یہ کام بہت سا روپیہ اور چند محنتی اور پرجوش آدمیوں کی امداد چاہتا ہے جو لٹریچر تقسیم کریں اور خط وکتابت میں امداد دیں۔ سردست ہم اپنی فرصت اور طاقت کے مطابق ایک حد تک یہ کام سرانجام دے رہے ہیں

موسمی حالت اور زمین دوز ریل

یہ ایک مشہور بات ہے کہ لنڈن کا موسم غدار ہے گھر سے آدمی سیر کے واسطے نکلے تو یہ یقین نہیں ہوتا کہ واپس آنے تک موسم کی یہی حالت رہیگی۔ اسواسطے عموماً لوگ چھتری اور کوٹ یا باران کوٹ ہر وقت ساتھ رکھتے ہیں۔ اور بسا اوقات آدمی گرمی کی شکایت کرتا ہوا ہلکے کپڑے پہنے ہوئے باہر جاتا ہے اور باہر سے گھر واپس آتے ہوئے سردی سے کانپتا ہے آج یکم اگست ہے جب میں یہ مضمون لکھہ رہا ہوں لیکن آج بارش ہوجانے کے سبب سردی ہوگئی ہے اسوقت میں کمرے کے اندر بیٹھا ہوں سب دروازے کھڑکیاں بند ہیں۔ گرم بنیان روئی دار مرزائی پشمینے کے کوٹ کے اوپر پشمینہ کی چادر میں لپٹا ہوا بیٹھا ہوں اور منہ سے جو سانس نکلتی ہے وہ بھاپ بنکر اٹھتی ہوئی دکھائی دیتی ہے گو میں سردی کو نسبتاً زیادہ محسوس کرتا ہوں۔ تاہم اس سے ناظرین یہاں کی حالت موسم کا اندازہ کرسکتے ہیں ایسی حالت میں زمین دوز ریل جو سطح زمین سے قریباً پچاس فٹ نیچے چلتی ہے بہت آرام دہ معلوم ہوتی ہے کیونکہ وہ گرم ہوتی ہے اور جب اوپر گرمی ہو تو اسمیں سردی معلوم ہوتی ہے شہر کے اندر آمدورفت کا یہ بہت عمدہ ذریعہ ہے برقی لفٹ میں بیٹھکر مسافر جھٹ نیچے چلے جاتے ہیں اور اوپر آجاتے ہیں۔ ریل بہت تیز رفتار ہے اور اسٹیشن قریب قریب ہیں۔ یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان مورخہ یکم نومبر ۱۹۱۷ء

چند تیکھے پیغام کے جگر میں

فاروق کے ہاتھ سے

للفضل میں دیا فت کیا گیا تھا پیغام والوں سے کہ آپ لوگ اپنا مذہب بتاتے ہیں کہ ہم مکفران مسیح موعود کو کافر سمجھتے ہیں جناب ظفر علیخان نے اپنے اخبار ستارہ صبح میں بذریعہ مقالہ و مضامین کے ظاہر کیا ہے کہ میں ہمیشہ سے مرزا صاحب کو مفتری سمجھتا آیا ہوں اور عیار دشمن اسلام بس خواجہ صاحب اور ان کے رفقاء کے لئے (کہ اوعاد احمدیت رکھتے ہیں) کیونکر جائز ہو گیا کہ ایسے عقیدہ والے شخص کی اقتدا میں نماز پڑھیں۔ اس کا جواب پیغام میں امیر پیغام نے یہ دیا ہے کہ جن ممالک میں کفر کا فتوے نہیں ہے وہاں نماز جائز ہے مگر سوال یہ ہے کہ کن اصحاب کے پیچھے؟ جو کافر نہیں کہتے۔ حضرت مسیح موعود کو مفتری نہیں سمجھتے۔ یا جو کافر و مفتری سمجھتے ہیں۔ ان کے پیچھے بھی بموجب ایسے لوگوں کو جو ہم پر کفر کا فتوے دیں آپ خارج از دائرہ اسلام سمجھتے ہیں تو وہ جہاں بھی جائینگے اور رہینگے۔ اسی فتوے کے نیچے ہوں گے۔ پس یہ کیا مذہب ہے کہ سمندر پار جانے سے آدمی آپکے نزدیک شدھ ہو جاتا ہے۔ اس کا جواب اگر کچھ ہے تو دو مگر تمہارے پاس اسکا کچھ جواب نہیں۔

(۲)

"سید" صاحب کہ پیغامی دنیا میں اس سے پہلے عبارت تھی۔ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کے وجود باجود و تعلیمات خلافت فاسدہ کے عنوان سے ایک مضمون حوالہ قلم معارف رقم فرماتے ہیں جسمیں وہ قاضی عبدالحق مرحوم کی موت کو عبرتناک قرار دیتے ہیں جو سید موصوف کے نزدیک اس سزا میں واقعہ ہوئی کہ انہوں نے میاں صاحب (حضرت خلیفہ ثانی مسیح موعود) کے کہنے میں آکر بالآخرۃ ھم یوقنون میں آخرۃ کا ترجمہ آخری نبی مسیح موعود کا کر دیا چنانچہ اقتباس بلفظہ یہ ہے۔

"قاضی عبدالحق صاحب نے میانصاحب کے کہنے میں آکر بالآخرۃ ہم یوقنون کا ترجمہ آخری نبی یعنی مسیح موعود کر دیا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے کو قرآن کریم میں ان کی یہ تحریف پسند نہ آئی × × جونہی کہ وہ پہلے پارہ کا ترجمہ شائع ہوا۔ آپ مرض ہیضہ میں مبتلا ہو کر انتقال فرما گئے × × اللہ تعالے × × نے ثابت کر دیا کہ وہ اس پر بہتان باندھنے والوں کو بہت جلد پکڑتا ہے"

میں نہایت ادب سے جناب سید کی خدمت میں گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جرم کبیر سب سے پہلے جس سے سرزد ہوا۔ اس قدسی صفات کا نام حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود تھا اور میں اس کا ثبوت پیش کر سکتا ہوں۔ آپ کو خوب معلوم ہے۔ اس کے بعد اپریل ۱۸ء میں حکیم فضلدین نے اسے شائع کیا۔ ملاحظہ ہو۔ بدر وبالآخرۃ ھم یوقنون۔ انبیاء میں رسول اللہ اور ان کے اول اور ان کے بعد والے شامل ہیں۔

پھر آپکے "حکیم صاحب" ہمارے حضرت خلیفہ اول علامہ نورالدین رضی اللہ عنہ نے ۱۳۲۶ھ میں آج سے دس سال پیشتر پارہ اول کا ترجمہ شائع کیا۔ اسمیں اس آیت کا ترجمہ کیا ہے۔

"اور اس پیچھے آنے والی پر یقین رکھتے ہیں"

اور اس پر نوٹ دیا ہے۔

کیا معنے اس بعثت نبویہ کو جو آخرین منہم کے لئے ہے۔

یعنی مسیح موعود مراد ہے اب کیا فرماتے ہیں۔ جناب سید صاحب کیا مولانا نورالدین کی وفات بھی اسی "تحریف" کی سزا میں (نعوذ باللہ منہ) تو واقع نہیں ہوئی۔ چونکہ حکیم فضلدین صاحب اور خلیفہ اول آپ ہی کے الفاظ میں وفات یاب ہوئے مجھے خوف ہے کسی دن آپ یعنی بکھ بایدیکم کی آیت بھی نہ لکھدیں۔

(۳)

مولوی محمد علی صاحب نے جو جماعت اپنی قدسیہ قوت سے تیار کی وہ کہاں سے کہاں پہنچگئی ہے اسکے لئے پونچھ کے تاجر عبدالکریم نام کی ایک تحریر پیغام میں شائع شدہ پڑھ لیجئے۔

"پہلے مسیح نے تو سولی قبول کی مگر کلمہ الحق پہنچانے سے انکار نہیں کیا۔ مگر پیارے من گھڑت نبی کے حالات سے تم خود ہی واقف ہو ہمیں تشریح کی حاجت نہیں"۔

اس عبارت کو پڑھکر کیا کسی سعید الفطرت مومن کو ایک سیکنڈ کے لئے بھی وہم ہو سکتا ہے کہ اس تحریر کے لکھنے والے میں ایک ذرہ بھی مسیح موعود کی صداقت پر ایمان ہے کیا کوئی اپنے محسن اپنے مکرم معظم ہادی و مہدی کے بارے میں اس قسم کے الفاظ لکھ سکتا ہے۔ آپ اس بحث کو جانے دیں کہ حضرت مرزا صاحب نبی تھے یا مجدد؟ دیکھنا تو یہ صرف ہے کہ حضرت مسیح موعود پر بزدلی اور اخفاء حق کا الزام اور یہ کہنا کہ کلمۃ الحق پہنچانے سے انہیں انکار تھا۔ کیا یہ فقرہ کسی احمدی کے منہ سے نکل سکتا ہے؟ اور کیا جس دل میں حضور کی تعظیم ہو۔ اور حضور کی صداقت پر ایمان۔ وہ ایسا بزدلانہ حملہ اور ناعردانہ وار کر سکتا ہے۔ پونچھ کے بدبخت محسن کش تاجر نے تو لکھ دیا مگر چھاپنے والے کو کیا ہو گیا اور پیغام کا مدیر کس الٹی کھوپڑی کا انسان ہے جو غیرت دینی کو اسقدر جواب دے بیٹھا ہے کہ جو کچھ ام غلم اسکے سامنے آئے صرف یہ دیکھکر کہ ہماری مخالفت میں ہے اسے چھاپ دیتا ہے۔

اس سے پہلے العصر کے ایک مضمون کو چھاپا جسمیں ایسے بہت سے فقرے تھے اور غالباً اسی بے ادبی کی پاداش میں العصر کا کھوجڑا کھو گیا اور دین فروشی کچھ کام نہ آئی پھر قدوائی کے مضمون میں ایک دو ایسے جملے تھے مگر حس ایسی ماری گئی ہے کہ یہ لوگ محسوس ہی نہیں کرتے محمد علی کہ مسیح موعود کے ٹوٹے ہوئے جوتے کی خاک کے ایک ذرہ کے برابر بھی نہیں اسکے نام کے ساتھ مولوی نہ لکھنے سے سیخ پا ہوتے ہیں مگر مسیح موعود کو کوئی گالیاں دے یا بزدل کہے یا کلمۃ الحق کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو آیات قرآنی

جو حضرت مرزا صاحب کے راستباز ہونے پر شاہد ہیں

(از قلم وہ مولانا غلام رسول صاحب)

پہلے ہم آیت فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہ انہ لا یفلح الظلمون کو پیش کرتے ہیں۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ کوئی شخص ظالم ہو کر کامیاب نہیں ہوتا خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ وہ ظالم نہیں بلکہ خدا پر افترا کرنے یا الٰہی آیات کی تکذیب کرنے سے خدا کے نزدیک اظلم ہو چکا ہو اس آیت شریفہ کے رُو سے ہم مرزا صاحب کے دعوے کو پرکھتے ہیں کہ آپ نے دعویٰ کیا کہ خدا مجھ پر الہام اور وحی کرتا ہے اور اپنی وحی میں مجھے اپنا مامور اور مرسل ٹھہراتا ہے۔ اب مرزا صاحب کا یہ دعویٰ اپنے اندر دو صورتیں رکھتا ہے۔ یہ کہ آپ کا یہ دعویٰ سچا ہو۔ یا یہ کہ آپ نے خدا پر افترا کر کے مطابق آیت کریمہ اپنے تئیں اظلم بنایا ہو۔

اسی طرح آپ کی تکذیب کرنے والے یا تو تکذیب کرنے میں حق پر ہوں بصورتیکہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں کاذب ہوں۔ یا یہ کہ مرزا صاحب کے حق پر ہونے کی وجہ سے مکذب ہو کر اظلم ہوں۔ اور دونوں کے لئے مابہ الامتیاز یہ قرار پایا ہے کہ سچا کامیاب ہو جائیگا اور مفتری اور کاذب ناکام۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کی اپنے اس دعوے میں کونسی غرض اور کامیابی مقصود تھی۔ اور آیا وہ کامیابی آپ کو نصیب ہوئی یا نہ؟ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے مکذبین کی غرض آپ کی تکذیب سے کیا تھی؟ اور آیا جو کامیابی ان کا مقصود تھا وہ انہیں حاصل ہوا یا نہ؟

حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں مامور من اللہ ہوں میں مہدی معہود اور مسیح موعود ہوں۔ میری غرض یہ ہے کہ لوگ مجھے قبول کریں اور میرے دعوے پر ایمان لائیں۔ اور یہی آپ کی کامیابی تھی۔ اسکے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ آیا یہ کامیابی آپ کو حاصل ہوئی یا نہ؟ سو ظاہر ہے کہ باوجود دنیا کی قوموں کی مخالفت اور سخت مخالفت اور آپ کی تکذیب تفسیق تکفیر کے آپ کامیاب ہو گئے اور جو غرض آپ کی تھی۔ وہ پوری ہوئی۔ اور جس دعوے کو آپ منوانا چاہتے تھے اسے لاکھوں انسانوں نے قبول کیا۔ اور ایسی حالت میں قبول کیا جبکہ قبول کرنے والوں کی راہ میں مکذبین کی طرف سے سانپوں اور بچھوؤں کا فرش بچھا ہوا تھا۔ اور کانٹوں کے سوا قدم رکھنا مشکل تھا اور علاوہ اسکے طوفان بے تمیزی کا یہ عالم تھا کہ ادھر احمدی ہوا۔ اور ادھر اسکے ساتھ مخذول اور مدحور کا سا معاملہ کرنا شروع کر دیا گیا۔ اب ایسی صورت میں حضرت مرزا صاحب کا کسی ایک کو بھی اپنی طرف کھینچ لینا گویا ساری دنیا کو پچھاڑنے اور ساری دنیا کی قوموں کو مغلوب اور مہزوم کرنا تھا۔ پس آیت موصوفہ کے رُو سے حضور اپنے تمام دعاوی میں صادق ثابت ہوتے ہیں۔

دوسری طرف آپ کے مکذبین کو لیتے ہیں کہ ان کی غرض حضرت مرزا صاحب کی تکذیب سے کیا تھی؟ سو ظاہر ہے کہ ان کی تکذیب کی غرض یہی تھی کہ مرزا صاحب چونکہ اپنے دعوے میں جھوٹے ہیں اور مفتری علی اللہ ہیں اور انکا یہ دعوے محض دنیا کمانیکی غرض سے ہے کہ کسی طرح سے لوگ مجھے قبول کر لیں تو میری عزت ہو جائے اور مجھے تحفے تحائف اور بہت سا پیسہ اور دنیا کا مال ملجائے۔ اسلئے لوگ اس جھوٹے اور مفتری کے پاس نہ جائیں اور نہ اسے قبول کریں۔ اس اس غرض کے پورا کرنیکے لئے ہر قوم نے طرح طرح کی مخالفت کی اور کئی قسم کی روکیں پیدا کیں۔ محض اس غرض کے لیے کہ کوئی شخص مرزا صاحب کے پاس نہ جائے اور نہ آپ کو قبول کرے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ مکذبین کی جماعت جو اپنے تئیں تکذیب کرنے میں حق پر سمجھتی تھی اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوئی اور ان کے روکنے کی تدبیریں اور تجویزیں کارگر ثابت ہوئیں۔ اور انکی منع کرنے سے لوگ رُک گئے یا معاملہ اسکے برعکس ہوا سو ظاہر ہے کہ باوجود مکذبین کی ممانعت اور مخالفت اور سخت سے سخت روکوں کے لوگ حضرت مرزا صاحب کے پاس گئے اور بیعت کر کے واپس آئے اور آجتک برابر قادیان میں ان کی آمد و رفت کا سلسلہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کے ساتھ جاری ہے

علاوہ اس کے لاکھوں روپیہ حضرت مرزا صاحب کے پاس پہنچا۔ اور ہزاروں چیزیں بطور تحفے تحائف اور ہدیہ کے آپ کی خدمت میں پیش کی گئیں اور اس صورت میں جو غرض مکذبین نے مرزا صاحب کے دعوے کی خود تجویز کی تھی۔ وہ بھی پوری ہوئی اور اسمیں بھی آپ کامیاب ہوئے۔ اور جو غرض آپ نے اپنے دعوے کے متعلق آپ پیش کی تھی۔ وہ بھی پوری ہوئی۔ بہرحال حضرت مرزا صاحب اپنی کامیابی سے آیت کے رُو سے اپنے دعوے میں سچے ثابت ہوئے اور آپ کے مکذبین آپ کی تکذیب کرنے میں ناکام اور نامراد رہنے سے بروے آیت کریمہ اظلم ثابت ہوئے

اب ہم منکرین سے اس معیار صداقت کے رُو سے جو آیت کریمہ میں پیش کیا گیا۔ دریافت کرتے ہیں کہ آیا حضرت مرزا صاحب اس آیت کے رُو سے سچے ثابت ہوتے ہیں۔ یا جھوٹے؟ اگر سچے ثابت ہوتے ہیں۔ تو تم صادق کی تکذیب چھوڑ دو۔ اور اگر حضرت مرزا صاحب اس آیت کے رُو سے سچے ثابت نہیں ہوتے۔ تو اس آیت کے پیش کردہ معیار کے رُو سے آپ کو مفتری اور دعوے میں جھوٹا ثابت کر کے دکھائیں اور اس میدان مقابلہ میں قدم رکھیں۔ اور اپنے علم و فضل کا پرچہ بلند کر کے اپنی قرآن دانی کا جوہر دکھلائیں۔ کہ اب وقت ہے +

پچھلے نمبر میں آریوں کی تردید میں جن کتابوں کا اشتہار دیا گیا ہے ان سے احباب جلد فائدہ اٹھائیں۔ مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثلث القرآن فی رمضان

(حضرت اولوالعزم خلیفہ ثانی کے درس رمضان سے نوٹ)

(نوشتہ اکمل)

۲۹۵- تصعدون- دور نکل جانا بھاگے چلے جاتے تھے۔

۲۹۶- لکیلا تحزنوا- حزن وہ ہوتا ہے جو کسی نقصان کے بعد ہو۔ غم تو فوری مصیبت سے ہوا پھر بشارت عفو سے حزن سے بچ گئے (ب) لیبتلیکم کا حال فاثابکم غماً بغم میں بتایا۔ اور لقد عفا عنکم کی وجہ لکیلا تحزنوا بتا دی۔

۲۹۷- ھل لنا من الامر- نصرت نہیں ملی

۲۹۸- کتب علیھم القتل- جنہیں حکم دیا گیا ہے کہ قتل کرو۔ وہ ضرور لڑائی کے مقام پر حاضر ہو جائے خواہ تم اپنے گھروں میں بیٹھے رہو۔ تمہاری طرح بیٹھکر باتیں نہ بناتے۔

۲۹۹- لیبتلی- یہ لڑائی تو ہے ہی اسی لئے کہ تمہاری خفیہ باتوں کو ظاہر کرے اور تمہاری قلبی حالت کو کھول دے۔

۳۰۰- حسرۃً فی قلوبھم- مومنوں کو ہدایت فرماتا ہے کہ تم منافقوں کے داؤ میں نہ آنا بلکہ کہنا کہ ہم میں سے بعض نے رتبہ شہادت پایا تو ہم بھی تیار ہیں۔ تب منافقوں کے لئے ان کا قول موجب حسرت ہوگا۔ اور وہ چلیگے۔

آٹھواں رکوع

۳۰۱- فاذا عزمت- مشورہ کی غرض یہ ہے کہ مختلف باتیں معلوم ہو جائیں۔ پھر جو بات ان میں سے مفید معلوم ہو۔ اسپر توکل علی اللہ عمل کرو۔

۳۰۲- ان یغلّ- منافق کہتے ہیں کہ یونہی دھوکے دئے جا رہے ہیں۔ بڑے بڑے انعام دکھا کر جنگوں میں لیجانے کے لئے۔ فرمایا۔ یہ نبی کی شان نہیں۔

۳۰۳- فباذن اللہ- پہلے فرما چکا ہے قل ھو من عند انفسکم اور دوسرے مقام پر یہ بھی آیا ہے قل ھو من عند اللہ اور من نفسکم بھی یہ اختلاف نہیں۔

نتائج اعمال خدا کی طرف سے ہیں اور اعمال انسان سے پس آخری اعتبار سے نیکی اور بدی انسان کی طرف سے ہے اور چونکہ خدا نے سامان نیکی کے لئے دیئے ہیں اسلئے نیکی خدا کی طرف سے ہے اور بدی انسان سے کیونکہ اس نے ان سامانوں کو خود نیکی میں استعمال نہ کیا۔ اور نتائج اعمال کے لحاظ سے دونوں چیزیں خدا کی طرف منسوب ہونگی

۳۰۴- نعلم قتالاً- اگر لڑنا جانتے (ب) اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ وہاں ضرور لڑائی ہوگی (ج) اگر ہمارے نزدیک ثابت ہو جاتا کہ یہ فی الواقعہ جنگ ہے۔ خواہ مخواہ اپنے آپ کو ہلاک کروانا نہیں

نواں رکوع

۳۰۵- الذین احسنوا منھم واتقوا- یہ مراد نہیں کہ ان میں سے بعض محسن و متقی نہ تھے بلکہ یہ شرط خدا اسلئے فرماتا ہے تا ظاہر ہو کہ یہی بات اول شرط اور موجب انعام ہے۔

۳۰۶- ذٰلکم الشیطان- دراصل تو وہ مومنوں کو ڈرانا چاہتا ہے مگر جان نکلی جا رہی ہے منافقوں کی

۳۰۷- انما نملی لھم- ہم جتنی ڈھیل دیتے ہیں اسکا یہ نتیجہ ہو رہا ہے کہ یہ گناہ میں بڑھ رہے ہیں

۳۰۸- لیطلعکم- دوسرے مقام پر لیظھر آیا ہے من رسلہ میں من بیانیہ ہے چونکہ غیب صرف اللہ جانتا ہے پس جو غیب پر مطلع تام پاتے ہیں وہ ضرور اس کے مقرب ہیں۔ ان پر ایمان ضروری ہوا اسلئے حکم دیا فامنوا باللہ و رسلہ پر

۴ جولائی ۱۷ء

شروع ۴ بجے

سورہ آل عمران رکوع ۱۰

۳۰۹- لقد سمع- بطور تنبیہ فرمایا جیسے مؤدب و استاد اپنے شاگردوں سے کہتا ہے۔ میں سن رہا ہوں۔

۳۱۰- سنکتب- محفوظ رکھینگے۔ اس کا نتیجہ انہیں بھگتنا پڑیگا۔

۳۱۱- لیس بظلام- یہ مراد نہیں کہ ظلام نہیں ظالم ہے۔ بلکہ بتایا۔ کہ عذاب الحریق بڑی سزا ہے اگر خدا بے وجہ کرے۔ تو بڑا ظالم ہے مگر وہ نہیں۔

۳۱۲- بقربان تاکلہ النار- اسکا ذکر یوشا باب آیت ۱۳ میں ہے یہودیوں میں حکم تھا۔ کہ قربانی ذبح کر کے جلا دی جائے وہ کہنے لگے چونکہ نبی کریم ایسا نہیں کرتے اسلئے وہ "نبی" نہیں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ آسمان سے آگ آتی تھی۔ مگر اخبار میں دیکھ لو۔ وہ خود آگ جلاتے تھے۔

۳۱۳- الزبر (۱) صلائل (۲) جس میں خوشخبریاں اور انذار ہوں (۳) احکام روشن حضرت مسیح موعودؑ دلائل لائے۔ بشارات بھی دی گئیں۔ اور احکام بھی جیسے قطعی حرام ہے کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

سوال۔ حضرت داؤد کیا حکم لائے تھے (جواب) کیا یہ نیا حکم نہ تھا کہ تجھے نبی و خلیفہ مانو

۳۱۴- لتبلون فی اموالکم- امتحان کے کئی فوائد ہیں۔ (۱) خود اپنے نقص معلوم ہو جاتے ہیں بعض لوگ اپنے آپ کو بڑا مخلص سمجھتے ہیں جب مصیبت پڑے۔ تو ان کے اخلاص کی حقیقت نہ صرف غیروں کو بلکہ خود انہیں بھی معلوم ہو جاتی ہے (۲) محض کسی پر خاص فضل دیکھکر تعجب اور شکایت کرتے ہیں کہ ہم میں کیا کمی ہے امتحان سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس صاحب فضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں کیا خصوصیت نہیں۔ اور شاکی میں کیا کمی۔

۳۱۵۔ عزم الامور۔ معمولی کام نہیں۔ بلکہ اسکے لئے ضروری ہے کہ ارادہ اور عہد کرے تب جاکر ایسا ہوسکتا ہے۔

۳۱۶۔ ان یحمدوا بما لم یفعلوا۔ ماننا چاہیئے تنہا نہ مانا۔ تو اب لوگ تعریف کریں کہ بڑے مستقل مزاج ہیں۔

۳۱۷۔ بمفازۃ۔ نجات (ہلاکت بھی معنے ہوتے ہیں) مگر یہاں نہیں۔ (ختم ۵ بجے)

رکوع ۱۱

شروع ۵½ بجے

۳۱۸۔ احسن بیتہ دور کر دینا۔ غضب نازل کرنا لوگوں کی نظر میں ذلیل کر دینا

۳۱۹۔ توفنا مع الابرار۔ وفات دے ہم کو ابرار میں شامل کرکے۔ یہاں سے اولئک مع الذین انعم اللہ کے مع کے معنے حل ہوتے ہیں۔

۳۲۰۔ اتنا ما وعدتنا۔ ہمیں اس قابل بنادے کہ ان وعدوں کے مستحق ہوں۔ دوسری شق جو نکلتی تھی۔ اسکی تردید۔ انک لا تخلف المیعاد میں کر دی یعنے اس غرض کا یہ منشا نہیں کہ آپ وعدے نہیں پورے کرتے۔ آپ تو کبھی خلاف نہیں کرتے

۳۲۱۔ لا اضیع عمل عامل منکم ذکر او انثیٰ۔ یورپ کے لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ عورتوں کی اسلام میں کوئی پوزیشن نہیں۔ یہ غلط ہے بعضکم من بعض نے اور بھی کھول دیا۔ اور جواب ہے اس اعتراض کا کہ اسلام میں عورتوں میں روح ہی نہیں پائی جاتی۔

۳۲۲۔ ثوابا۔ بدلہ دینا اور وہ چیزیں جو بدلہ میں دی جائیں۔

۳۲۳۔ نزلا۔ مہمان کے لئے جو کچھ تیار کیا جائے (۲) باوجود ہمیشہ رہنے کے ان سے ہر روز ایسا سلوک ہوگا۔ کہ وہ مہمان ہے جس کے لئے اہتمام ہوتا ہے۔ (ب) ثواب (ج) اترنے والے ہونگے اللہ سے

۳۲۵۔ اصبروا (۱) تم گھبرانا نہیں یقین رکھنا کہ تم کامیاب ہوگے۔ انا عند الظن عبدی بی (۲) جو رستے میں تمہارے رکاوٹیں آئیں قسم خوف ان سے نہ ڈرنا (۳) ذرائع کامیابی استعمال کرنے میں سست نہ ہونا

۳۲۶۔ صابروا۔ آپس میں معاملہ صبر کا کرنا ایک دوسرے کی غلطیوں پر چشم پوشی (ب) ایک دوسرے سے صبر میں بڑھنے کی کوشش کرو۔

۳۲۷۔ رابطوا۔ اندرونی حالات درست کرکے پھر دشمن کی سرحدوں پر اپنی تیاری رکھو۔ تبلیغ کے لئے سب سامان مہیا رہے نہ صرف ڈیفنس کے لئے بلکہ حملہ کے لئے بھی۔ نمازوں میں مزاولت و مزاودت۔ (آل عمران ختم)

بارھواں رکوع

(سورہ نساء)

۳۲۸۔ من نفس واحدۃ۔ ایک ہی باپ کی طرف منسوب ہوگا۔ اسی واسطے الولد للفراش وللعاھر الحجر کا فتویٰ ہے (۲) ہر قبیلہ کا ایک آدم ہوتا ہے۔

۳۲۹۔ خلق منھا زوجھا اسی کی قسم سے جنس سے۔

۳۳۰۔ والارحام۔ قرابت خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور قرابت شکنی سے بچو۔

۳۳۱۔ لا تقسطوا فی الیتمی۔ یتامی کے حق میں اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کو اپنے ہی قبضہ میں رکھ لیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ یتامیٰ کے بارہ میں احتیاط کرو۔ انصاف کر سکتے ہو۔ تب نکاح میں لاؤ ورنہ کیا ضرورت ہے اتنی ذمہ واری اور یتامیٰ کو دکھ دینے کی اور عورتوں سے جو پسند ہو۔ ان سے نکاح کرو۔

۳۳۲۔ فواحدۃ۔ دو تین چار نہ ہوسکیں تو پھر ایک کرو۔

۳۳۳۔ لا تعولوا۔ یہ کہ تم ظلم نہ کرو یعنے یتامیٰ سے اسی صورت میں شادی ہو کہ تمہیں یقین ہو۔ کہ اسکے حقوق کی حفاظت ہوگی ورنہ دوسری عورتوں سے اس طرح تم ظلم سے بچ جاؤ گے (۲) خرچ نہیں دے سکتے تو ایک عورت اچھی بات ہے۔

عام مسلمانوں کا عمل اسکے خلاف ہے۔ خصوصاً عورتیں ایک سے زیادہ بی بی برا مانتی ہیں۔ اسکی وجہ یہ کہ مردوں نے اچھا نمونہ نہیں دکھایا۔ یہ تو اسلام کی ترقی کا بڑا ذریعہ تھا۔ ایک بڑی قربانی تھی عیش وعشرت نہیں۔

۳۳۴۔ هنیئا۔ لذیذ۔ مرد کو تو خواہ مخواہ خرچ دینا پڑتا ہے۔ عورت جب کوئی چیز مرد کو دیتی ہے تو وہ کسی جذبۂ محبت و اخلاص ہی سے دیتی ہے اللہ تعالیٰ اسے بابرکت بناتا ہے (ب) لونڈی وہ عورتیں بنائی جاتی ہیں جو شامل جنگ ہوں اُن سے حسن سلوک یہی تھا کہ انہیں بیوی بنالیا جائے۔

۳۳۵۔ السفہاء۔ جو مال کو اچھی طرح صرف نہ کر سکے یا مسرف ہو۔

۳۳۶۔ اموالکم۔ کہکر یہ بتایا کہ ہر فرد کے مال کے نفع اور نقصان کا اثر قوم پر پڑتا ہے اسلئے وہ دراصل تمہارا ہی مال ہے۔

۳۳۷۔ وابتلوا الیتامیٰ۔ یتامیٰ کی آزمائش کرتے رہو۔ یہ کہکر چشم پوشی نہ کرتے رہو۔ کہ اسکا دل دُکھے گا۔ دوسرے مقام پر لا تقھروا فرمایا کہ زیادہ پیار یا غضب کرکے ان کی قوتیں دبا نہ دو۔

تیرھواں رکوع

۳۳۸۔ فوق اثنتین۔ رسول اللہ نے دو کے لئے بھی ⅔ فرمایا۔

۳۳۹۔ من بعد وصیۃ یوصی بھا او دین رسول اللہ نے دَین کو مقدم رکھا کیونکہ کسی کا حق ہے قرآن میں اسلئے مقدم ہے کہ وصیت میں کسی کا حق نہیں ہوتا۔ کسی سے مطالبہ نہیں ہوتا۔ اسکی طرف توجہ دلانے کے لئے۔

چودھواں رکوع

۳۴۰۔ یاتین الفاحشۃ۔ زنا کے علاوہ مراد ہے۔ مثلاً عورتوں سے ناطائی ہو وغیرہ وغیرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نامۂ صادق (۱)

ہم کیا کھاتے ہیں

ایک مکرم دوست بابو محمد علیخان صاحب شاہجہانپوری دریافت کرتے ہیں کہ میں کھانا کیا کھاتا ہوں۔ اور کس طرح سے گوشت کہاں سے آتا ہے سبزی کیا ملتی ہے۔ اس طرح کی باتیں انہوں نے دریافت کی ہیں اور ممکن ہے کہ بعض دیگر دوستوں کو بھی ایسے حالات از روئے محبت دریافت کرنیکا شوق ہو۔ اسواسطے جواب بجائے پرائیویٹ خط میں دینے کے بذریعہ اخبار دیتا ہوں۔ جب سے میں یہاں آیا ہوں کھانے وغیرہ کے متعلق تمام انتظام مکرم قاضی صاحب کرتے ہیں۔ جو وہ مناسب اور ضروری جانتے ہیں۔ منگواتے ہیں۔ اور پکواتے ہیں۔ میں صرف اطلاع پانے پر کہ کھانا طیار ہے کھانے کے کمرے میں چلا جاتا ہوں۔ خود مینے کبھی کوئی فرمائش نہیں کی سوائے اسکے کہ مجھے تازہ پھل قیام صحت کے واسطے ہمیشہ مفید ہوتا ہے وہ کچھ تو دسترخوان پر ہوتا ہی ہے۔ کچھ میں کبھی باہر سے آتا ہوا خود بھی اپنی مرضی کے مطابق خرید کر لاتا ہوں۔ ہاں ضروری احتیاط کی باتیں مینے پہلے ہی دن قاضی صاحب سے دریافت کرلی تھیں۔ مثلاً گوشت جو ہمارے ہاں آتا ہے۔ وہ ایک یہودی قصاب کی دوکان سے آتا ہے جو ایک یہودی ملاں کا ذبح کیا ہوا ہوتا ہے اور خود گھر میں پکتا ہے۔ اسواسطے وہ ہر طرح سے حلال طیب ہے ایک انگریزی بڑھیا ہمارے ملازم ہے وہی کھانا پکاتی ہے۔ پہلے تو صرف اُبلا ہوا گوشت سامنے لا رکھتی تھی مگر قاضی صاحب نے اُسے مصالحہ دار سالن بنانا سکھا دیا ہے گوشت میں سبزی آلو۔ گوبھی۔ گاجر۔ لال بیگن ساگ شلجم۔ ایسی اشیاء ہوتی ہے۔ کہتے ہیں یہاں کی آب وہوا ایسی ہے کہ تھوڑا تھوڑا کر کے کئی دفعہ کھانا چاہئے اصل کھلنے یہاں چھ ہیں۔

(۱) ابھی انسان بستر میں ہوتا ہے کہ ملازمہ ایک پیالہ چائے اور چند بسکٹ لاکر بستر کے پاس میز پر رکھ دیتی ہے اور صاحب بہادر اُسے نوش جان کر کے بستر سے نکلتے اور ہاتھ منہ دھوتے ہیں۔ احباب دکن اس خبر کو تعجب سے پڑھینگے کیونکہ وہاں جب تک صبح منہ نہ دھویا جائے کچھ کھانا بہت معیوب خیال کیا جاتا ہے۔ اور صرف وضو کر لینے سے منہ کا دھویا جانا ان کے ہاں متصور نہیں ہوتا۔ جب کہ ہم حیدرآباد میں تھے تو صبح کے ناشتہ کے واسطے ہم کبھی دوست کو ساتھ ملانا چاہتے تو وہ بعض دفعہ عذر کر دیتے کہ ابھی منہ نہیں دھویا۔ اسواسطے کچھ کھا نہیں سکتا۔ مجھے اور مخدومی حافظ صاحب مکرم کو تعجب ہوتا تھا۔ کہ اس بزرگ نے نماز فجر کے لئے وضو کر کے نماز ہمارے ساتھ ادا کی ہے اور ابھی فرماتے ہیں کہ منہ نہیں دھویا۔ یہ کیا بات ہے بعد میں معلوم ہوا کہ منہ دھونے سے مراد ہے کہ پسے ہوئے کوئلہ یا کسی دوسرے پوڈر سے دانتوں کو خوب ملا جائے اور رات بھر میں دانتوں پر جو مادہ جم جاتا ہے اس کو صاف کیا جائے اسکا نام منہ دھونا ہے میرے خیال میں یہ عادت بہت عمدہ ہے اور دراصل اسی کی طرف حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ دلاتے ہوئے مسواک کی بہت تاکید کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی مسواک کو بہت ضروری خیال فرماتے تھے اور اسکی طرف خاص توجہ رکھتے تھے۔ یہ تو ایک جملہ معترضہ بعض پیارے دوستوں کی یاد میں مجبوراً لکھا گیا ہے۔ جن میں عاجز کے متواتر قریب آٹھ ماہ گذارا ہے۔ بات جو میں عرض کرتا تھا وہ صرف اتنی ہے کہ یہ صبح کی چائے عموماً بستر میں پی جاتی ہے یہ سب سے پہلا کھانا ہے جس کا ہمارے ہاں کوئی نام ونشان نہیں۔ ہماری خادمہ رات کو گھر چلی جاتی ہے اور صبح سویرے آنے کی کوشش کرتی ہے مگر عموماً اس کے آنے سے قبل ہم نماز اور منزل قرآن سے فارغ ہو چکے ہوتے ہیں۔ ہم یہ چائے نہیں پیتے۔

(۲) دوسرا کھانا بریک فاسٹ ہے۔ اور یہ دراصل صبح کا ناشتہ ہے ہم عموماً صبح نو بجے ناشتہ کرتے ہیں اسمیں انڈے کی پتلی سی کھیر ایک انڈا اُبلا ہوا۔ چائے اور ڈبل روٹی یا بسکٹ ہوتے ہیں۔

(۳) تیسرا دن کا کھانا۔ قریب ایک بجے ہوتا ہے جس میں گوشت یا مچھلی۔ کوئی سبزی ڈبل روٹی اور پھل مثلاً بیر۔ کیلا۔ ناشپاتی۔ بیر بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ لال بیگن بھی بطور پھل کے کھایا جاتا ہے قاضی صاحب پسند کرتے ہیں مگر اسے بیگن سمجھنے کے سبب میں نہیں کھاتا۔ یہ پرانے خیال کا اثر ہے۔

(۴) چوتھا شام کا ناشتہ چار پانچ کے درمیان چائے اور بسکٹ یا ڈبل روٹی اور مکھن

(۵) پانچواں رات کا کھانا جو دوپہر کے کھانے کی مانند مگر اسکی نسبت خفیف ہوتا ہے۔

(۶) چھٹا۔ سونے سے قبل چائے۔ ہم نہیں پیتے نماز عشا پڑھکر سیدھا بستر پر چلے جاتے ہیں اور سو جاتے ہیں۔ آجکل کی گرانی کا حال میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ ایک ڈبل روٹی بارہ آنہ میں ملتی ہے ایک کیلا تین آنہ میں آتا ہے۔ دودھ ۸ سیر۔ مکھن تین روپیہ سیر۔ دہی ایک روپے سیر ایک آڑو چھ آنہ کو ملتا ہے۔ ایسا ہی ہر شے گراں ہے اور زیادہ تر جنگ کی وجہ سے یہ گرانی ہے۔

نومسلم

اس ہفتہ کے نومسلم ایک عجیم کے نوجوان مسٹر ایلنس ہیں۔ جنکا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا ہے۔ اور ایک صاحب بنام مسٹر جیکسن نے جن کو ایک عرصہ سے تبلیغ کی جارہی تھی تحریری تصدیق نبوت حضرت نبی کریم محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ونبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی۔ ہر آیت وار کی شام کو لیکچر ہوتے ہیں۔ حاضرین کی تعداد معقول ہوتی ہے۔ سوال وجواب کی اجازت کے سبب دلچسپ مباحثات ہوتے ہیں

والسلام ۱۷ ستمبر ۱۹۱۷ء

محمد صادق عفی اللہ عنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

در تعریف حضرت خلیفۃ ثانی مسیح موعود

(خاک روبہ بیقدار حافظ سلیم احمد خان احمدی سکن شہر اٹاوہ)

یہی ہیں قطب ربانی - یہ وہ محمود احمد ہیں
یہی ہیں محبوب سبحانی - یہ وہ محمود احمد ہیں
سخاوت میں شجاعت میں عدالت میں حقیقت میں
نہیں جن کا کوئی ثانی - یہ وہ محمود احمد ہیں
ضعیفوں کی یتیموں کی فقیروں کی غریبوں کی
جو کرتے ہیں نگہبانی - یہ وہ محمود احمد ہیں
کسی عالم کی یا فاضل کی جن کے سامنے ہرگز
نہیں چلتی ہمہ دانی - یہ وہ محمود احمد ہیں
جمال و حسن میں یکتا کمال و زہد میں واحد
کہ جو ہیں ماہ کنعانی - یہ وہ محمود احمد ہیں
فصاحت میں بلاغت میں ذہانت میں فقاہت میں
جو ہیں بے مثیل و لاثانی - یہ وہ محمود احمد ہیں
یہ حق کے پاک بندے ہیں مخالف انکی گندی ہیں
یہی ہیں مرد حقانی - یہ وہ محمود احمد ہیں
یہی ہیں شیر یزدانی کہ جن کو دیکھکر ہر آں
ہے بڑھتا نور ایمانی - یہ وہ محمود احمد ہیں
ضیائے پاک و برتر کی طرف سے جنکو ای حافظ
ملا ہے تاج سلطانی - یہ وہ محمود احمد ہیں

مختصر نوٹ

زار کی حالت زار | زار روس معہ اپنے پریوار کے سائبیریا کے دور افتادہ مقام ڈبولسک میں نظر بند تھے مگر چند روز ہوئے آپ نے گورنمنٹ کو درخواست دی کہ یہاں دن رات میرے گرد تماشائیوں کا ایک ہجوم لگا رہتا ہے جو مجھے حیرت و عبرت کی نگاہوں سے دیکھتا ہے اسلئے مجھے آبادی سے علیحدہ کسی تنہا مقام پر رکھدیا جائے گورنمنٹ زار روس نے زار کی درخواست منظور کر کے شہر سے بہت دور ایک خانقاہ میں رکھدیا ہے

فاروق! کیا اب بھی حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار
کے پورا ہونے میں کچھ کسر رہ گئی ہے - یا ؟

چین میں سیلاب عظیم | لندن ۹ - اکتوبر - شنگھائی شمالی چین میں عظیم سیلاب آرہا ہے اور بیس ہزار مربع میل اب عظیم الشان جھیل بن گئی ہے جو گنجان آبادی کا مرکز تھی انگلب ہے کہ ٹین ٹسین کا شہر اسقدر برف سے گھر جائے کہ زندگی ناممکن ہو جائے - اور ذرائع آمد و رفت کے مخدوش ہونے کی وجہ سے پیکن سے دارالسلطنت منتقل کرنے کی ضرورت پیش آئے -

فاروق! یہ تباہی بھی حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق دنیا پر آرہی ہے مبارک وہ جو ایمان لائے

عطیہ جنگ | والیٔ ریاست مالوہ نے عراق عرب میں استعمال کئے جانے کے لئے برف کی ایک مشین گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کی ہے -

شائقین حضرات اعلیحضرت حکیم الامت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی مجرب و بیمثل ادویات

محافظ حمل یہ ان مستورات کے لئے تریاق ہے - جن کے حمل گر جاتے ہوں یا بچے پیٹ ہی میں مر جاتے ہوں - یا پیدا ہو کر تمام عمر کے لئے داغ مفارقت دے جاتے ہوں - جس کو عام لوگ اٹھرا کہتے ہیں - یہ دوائی نامرادوں کی مرادوں کو پورا کرنے کے لئے گوہر بے بہا ہے - آزمائش شرط ہے
قیمت صرف پانچ روپیہ (صہ)

حب اکسیر بدن نحیف - آنکھیں زرد - چہرہ بے رونق جب ذرا بیٹھ کر اٹھے تو آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا - جب ذرا دوڑے - تو دم پھول گیا - رنگت ایسی زرد گویا مردنی چھائی ہوئی ہے - معدے میں فتور غذا نہ تو ہضم ہوتی ہے نہ وقت پر رفع حاجت - دائمی قبض کی شکایت - ضعف دل - ضعف دماغ - ضعف جگر - گویا تمام اعضائے رئیسہ کمزور - جسم میں سستی و کاہلی - کسی کام کے کرنیکو دل نہیں چاہتا - نہ کوئی کام سرانجام ہوتا ہے حب اکسیر کے چند دفعہ ہی کے استعمال سے کمزوری کے مایوس العلاج مریضوں نے جو اپنے آپکو زندہ درگور خیال کئے ہوئے تھے تندرستی اور دوبارہ جوانی کا منہ دیکھ رہے ہیں
قیمت صرف ۸ عہ

سرمہ نور اس کا روزانہ استعمال آنکھوں کو روشن و دیگر تمام شکایات دیدہ غبار - نظر کا تھک جانا وغیرہ دور کر کے آئندہ اچانک امراض سے محفوظ رکھتا ہے
قیمت صرف فیتولہ دو روپے دعا

خوشبودار تیل بالوں کو نرم ملائم چمکدار کرنیکے علاوہ خوشبو ایسی بھینی بھینی کہ پاس بیٹھنے والوں کا دماغ معطر ہو جائے خصوصاً بیگمات اور شریف زادیوں کے لئے عجیب تحفہ ہے
قیمت صرف فی شیشی ۸ عہ

ملنے کا پتہ - مینجر رفیق حیات قادیان (پنجاب)

فہرست کارخانہ سے مفت طلب کرو
ملنے کا پتہ
مینجر "رفیق حیات" قادیان (پنجاب)